مغرب کی لادین جمہوریت کی ناکامی کے بعد اسلامی انقلاب کا لائحہ عمل کیا ہو؟

(۲)

حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مکتوب گرامی کے مندرجہ بالا حقائق رحق کے مشاہد ہیں اس لیے ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انفاق ان سے ضروری ہے ۔میں خود بھی عرصہ سے اس فکر کا شکار ہوں اور شاید کہ یہی حال دیگر تمام کا ہوگا مگر اظہرہ البعض وکتمہ البعض ۔ ولکل وجهة هو موليها ۔

میرے خیال میں ملک میں اسلامی نظام لانے اور لوگوں کو اسلام سے روشناس کرنے کے کسی اور تنظیم نو کی حاجت ہے نہ ضرورت وافادیت ،کیونکہ عوامی حلقے نئی جماعتوں کی وضع کو استحسان نہیں دیکھتے ہیں ۔بلکہ اگر ضرورت ہے تو اس امر کی ،کہ تمام دینی جماعتوں کا ایک مستحکم اتحاد کیا جائے ۔ اور دینی جماعتوں میں تمام شامل ارکان بالخصوص علماء ارکان اپنے قبلہ کو درست کریں اپنے اخلاص، للہیت پیدا کریں ۔قرآن وسنت وشریعت غراء کو قول سے زیادہ اپنے عمل سے لوگوں کو اپنے شخصی حالات اور گھریلو حالات دین کے عین مطابق بنائیں اور لوگوں کو دین کا عملی درس پیش اور موجودہ حالات میں مجموعی طور سے دینی جماعتوں کے عام ارکان اور شومئی قسمت سے سرکردہ ارکان بھی باستثناء بعض صالحین کے ۔یہود، نصاریٰ کے احبار وعلماء کی جو روش اپنائی ہے ۔کہ مال وزر کو دین پر مقدم کیا جارہا ہے اور دینی، قومی مفاد سے زیادہ شخصی مفاد کا خیال ولحاظ کیا جارہا ہے اس کو ترک کرنا ہوگا ۔ اور اپنے اتحاد کو دین کا ایک اعلیٰ عملی نمونہ بنائیں ۔حتیٰ کہ الفاظ واصطلاحات بھی اغیار کے نہ ہوں بلکہ سلف صالحین من اہل الاسلام کے ہوں اور روحِ دین کے عین موافق مخالف نہ ہوں اور اختیارات، قیادت شریعت غراء کے روح کے مطابق امیر کے پاس ہو، وزیر اور ناظم کے پاس نہیں ۔تو اسی طرح بہت جلد اسلامی انقلاب آئے گا ،ہر مسلمان سر بکف